عرب جمہوریہ مصر　　　　　　۲۰ جمادی الآخر ۱۴۴۴ھ

وزارت اوقاف　　　　　　۱۳ جنوری ۲۰۲۳ء

اسلام میں نوجوانی کی قدر واہمیت

یوں تو شریعتِ اسلام میں ہر عمر کو اہمیت دی گئی ہے، لیکن اس کی نظر میں جو قدر واہمیت نوجوان عمر کی ہے، وہ کسی بھی عمر کی نہیں ہے۔ کیوں کہ کسی شخصیت کو سنوارنے میں اس عمر کا بہت بڑا ہاتھ ہوتا ہے۔ اس لیے کہ زندگی کا یہ دور عمر کا سب سے زیادہ سنہرا دور ہوتا ہے، اس میں جسمانی اعضا چاق وچوبند رہتے ہیں اور عقل پختہ ہو جاتی ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے: "اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَشَيْبَةً يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْقَدِيرُ" "اللہ ہی ہے جس نے تمہیں کمزوری سے پیدا کیا، پھر وہ کمزوری کے بعد قوت پیدا کرے گا، قوت کے بعد پھر سے وہ کمزوری اور بال کی سفیدی (یعنی بڑھاپا) پیدا کرے گا، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، اور بہت جاننے والا بڑی قدرت والا ہے" [روم:۵۴] اسی طرح شریعتِ اسلام نے ہمیں یہ بھی تعلیم دی ہے کہ ہم اپنے اس عہدِ جوانی کو ایسے کاموں میں صرف کریں، جس کا فائدہ خود اپنے نفس اور دین ووطن کو لوٹے، اب چاہے وہ کوئی عبادت ہو یا پھر کوئی کام۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: پانچ چیزیں آنے سے پہلے پانچ چیزوں کو غنیمت جانو: بڑھاپے سے پہلے جوانی کو، بیماری سے پہلے صحت کو، فقیری سے پہلے امیری کو، مصروفیت سے پہلے خالی وقت کو اور موت سے پہلے زندگی کو۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: قیامت کے دن کسی بھی انسان کے قدم کو اس وقت تک ہلنے نہیں دیا جائے گا جب تک اس سے چار چیزوں کے بارے میں سوال نہ کر لیا جائے: اس کی عمر کے بارے میں کہ اس نے اسے کہاں خرچ کیا، اس کی جوانی کے بارے میں کہ اس نے

اسے کہاں گزارا، اس کے مال کے بارے میں کہ اس نے کہاں سے کمایا اور کہاں لگایا اور اس کے علم کے بارے میں کہ اس نے اس پر کتنا عمل کیا؟

شریعتِ مطہرہ نے صرف عبادتوں اور وظائف کرکے اس وقت کو اپنے لیے غنیمت بنانے کا ہمیں حکم نہیں دیا ہے بلکہ اپنے عمل میں مضبوطی، اپنے کام کے ساتھ عشق اور دوسروں کے ساتھ بھلائی کرکے بھی ہم اس وقت کو اپنے لیے غنیمت بناسکتے ہیں۔ ارشاد باری تعالی ہے: "وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ" "اور بھلائی کرو، بیشک اللہ بھلائی کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے" [بقرۃ: ۱۹۵] ارشاد باری تعالی ہے: "إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ" "بیشک اللہ انصاف کرنے اور بھلائی کرنے کا حکم دیتا ہے" [نحل: ۹۰] ارشاد باری تعالی ہے: "وَأَحْسِنْ كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ" "اور بھلائی کرو، جس طرح سے اللہ نے تمہارے ساتھ بھلائی کی" [قصص: ۷۷] ارشاد باری تعالی ہے: "إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ" "بیشک اللہ بھلائی کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا" [توبہ: ۱۲۰]

ارشاد نبوی ﷺ ہے: بیشک اللہ تعالی اس چیز کو پسند فرماتا ہے کہ جب تم میں سے کوئی عمل کرے تو پختہ عمل کرے۔

اور عبادت میں پختگی کا مطلب یہ ہے کہ اس کے فرائض وواجبات، شروط وارکان اور سنن وآداب کے ساتھ صحیح صحیح ادا کی جائے۔ نماز کے بارے میں اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: "قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ (١) الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ" "تحقیق ایمان والے فلاح پاگئے (۱) جو اپنی نماز میں خشوع وخضوع اختیار کرتے ہیں" [مؤمنون: ۱-۲] ارشاد نبوی ﷺ ہے: کیا میں تمہیں اس عمل کے بارے میں نہ بتاؤں جس کے ذریعہ اللہ تعالی گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے اور درجات کو بلند کردیتا ہے؟ (صحابہ) نے عرض کی: کیوں نہیں یارسول اللہ! آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا: سردی اور بیماری کی حالت میں بھی پورا پورا وضو کرنا، مسجد کے لیے زیادہ سے زیادہ جانا،

ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ یہ تینوں عمل ایسے ہیں جن کے کرنے والوں کو ان مجاہدین کی طرح ثواب ملے گا جو اپنے ملک کی حدود پر رات و دن پہرا دیتے ہیں۔ زکوۃ کے بارے میں اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَلَسْتُمْ بِآخِذِيهِ إِلَّا أَنْ تُغْمِضُوا فِيهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ" "اے ایمان والو! تم نے جو پاکیزہ روزی کمائی، یا پھر جو (رزق) ہم نے تمہارے لیے زمین سے نکالا اس میں سے خرچ کرو، اس میں سے خرچ کرنے کے لیے خراب چیز کا ارادہ نہ کرو، اور (اگر تمہیں وہ دیا جائے) تو نہ لو مگر یہ کہ اس سے چشم پوشی کر لو، اور جان لو کہ اللہ بے نیاز، بہت زیادہ تعریف کے قابل ہے" [بقرۃ:۲۶۷]

روزوں کے بارے میں نبی ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: جب تم میں سے کوئی روزے رکھے تو اس دن کوئی گندی بات اپنے منھ سے نہ نکالے اور نہ ہی بلا وجہ شور شرابہ کرے، اگر کوئی آپ کو گالی دے، یا پھر جھگڑا کرے تو اس سے کہہ دیجیے: میں آج روزے سے ہوں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب آپ روزہ رکھیں تو آپ کو چاہیے کہ آپ کے کان، آنکھ اور زبان بھی جھوٹ اور حرام چیزوں سے روزہ رکھ لیں اور اس دن آپ پر وقار وسکون ظاہر ہونا چاہیے۔ حج کے بارے میں اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: "وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ" "اور اللہ کے لیے حج اور عمرہ کرو" [بقرۃ:۱۹۶] ارشاد باری تعالی ہے: "فَإِذَا قَضَيْتُمْ مَنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا" "پھر جب اپنے حج کے کام پورے کر چکو، تو اللہ کا ذکر کرو جیسے اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے، بلکہ اس سے بھی زیادہ" [بقرۃ:۲۰۰] اور اس پختہ عمل کا حکم ہر چیز کو شامل ہے حتی کہ تجہیز و تکفین کو بھی شامل ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی تکفین کرے تو اچھی طرح تکفین کرے۔

برادرانِ اسلام!

اپنے کام میں پختگی پیدا کرنا ان مہذب قوموں کی نشانی ہے، جو اپنے سینوں میں اپنے وطن کی محبت کا جذبہ پالتی ہیں، کیوں کہ وہ یہ بات بھلی باتی سمجھتی ہیں کہ ملک و قوم کی ترقی اپنے عمل کو اچھی طرح انجام دینے سے ہی ہو سکتی ہے، اور ملک و وطن کی خدمت کرنے کے لیے، عمل کی یہی پختگی نوجوانوں کی طاقتوں اور ان کی صلاحیتوں کو استعمال کرنے کا سب سے زیادہ موثر اور بہتر ذریعہ ہے۔ ترقی اور اُنّتی کے مظاہر جو آج ہمیں دیکھنے کو مل رہے ہیں اس کا سہرا زیادہ تر نوجوان نسل کے سر بندھتا ہے، جنہوں نے انسانیت و وطن کی خدمت کے لیے اپنے اپنے کاموں کو بخوبی انجام دیا۔

اس بات کو بھی ہم بتاتے چلیں کہ لوگ ہمارے دین کا اس وقت تک احترام نہیں کریں گے، جب تک دنیاوی امور میں ہم ترقی کے جھنڈے نہیں گاڑیں گے! کیوں کہ دنیاوی امور میں ہمارے ترقی کرنے کا مطلب ہے، لوگوں سے اپنے دین اور اپنی دنیا دونوں کا احترام کروانا۔ اور یہ ترقی اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک ہر عام وخاص کے دل میں یہ جذبہ نہ پیدا ہو جائے کہ ہمیں اپنے اپنے کام کو، چاہے وہ علم و فن ہو یا صناعت و حرفت، ثقافت و تہذیب ہو یا پھر معیشت، زندگی کے ہر میدان میں پوری تندہی کے ساتھ ہمیں اپنے اپنے کام کو انجام دینا ہے اور پختگی کے ساتھ دینا ہے۔ اور یہ بات ہمیں اپنے دل و دماغ میں بسا کر رکھنی ہے کہ عمل کی پختگی یہ وہ فریضہ ہے جس کا تقاضہ ہم سے ہمارا دین کر رہا ہے، اور کوئی بھی عمل ہو، وہ اس وقت عبادت بن جاتا ہے، جب اس میں حسنِ نیت اور مقصدِ نیک شامل کر لیا جائے۔ اس بات کی تصدیق اس واقعے سے ہو جاتی ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ نے دیکھا کہ ایک شخص نمازِ فجر کے بعد جلدی جلدی کہیں جا رہے ہیں تو انہیں ان کی اس کیفیت پر بڑا تعجب ہوا، ان کے تعجب کو دیکھ کر آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کے لیے رزق

کمانے کی خاطر جلدی جا رہے ہیں تو یہ اللہ کی راہ میں ہیں، اور اگر یہ اپنے بوڑھے ماں باپ کے لیے جا رہے ہیں تو بھی یہ اللہ کی راہ میں ہیں اور اگر یہ اپنے نفس کی پاکیزگی کے لیے جا رہے ہیں تو بھی اللہ کی راہ میں ہیں، اور اگر یہ اپنی بیوی کے لیے جا رہے ہیں تو بھی یہ اللہ کی ہی راہ میں ہیں۔

اے اللہ! ہمیں اس ہر کام کی توفیق عطا فرما جس کو تو پسند فرماتا ہے اور جس میں تیری رضا شامل ہو،

اور عالم اسلام کی ہر مصیبت سے حفاظت فرما!